لقد جئنٰکم بالحق ولکن اکثرکم للحق کٰرھون

ہم نے تمہارے سامنے سچائی اور امر حق کو پیش کر دیا مگر تمہاری بری عادت یہ ہے کہ حق کو ...
اس میں شبہ نہیں کہ تمہارے ... سے قبول کرنیکی نہیں ہے

چیلنج محمدیہ

نمبر ۱۸ — نمبر ۱۸

صحیفہ رحمانیہ — برگروہ مرزائیہ

اندنوں کلکتہ میں کچھ مرزائی آئے ہیں انہوں نے ساکنان شہر کو ناواقف خیال کر کے تحریری مناظرہ کا چیلنج دیا ہے وہ چیلنج خانقاہ رحمانیہ مونگیر میں بھی پہنچا چونکہ یہ خانقاہ خیر خواہی اور ہدایت خلق کیلئے مخصوص ہے اس لئے یہاں سے پچاس سے زیادہ رسائل اور اشتہار چیلنج مطبوعہ اُن کے پاس بھیجے گئے (جن میں اُن کی باتوں کا جواب پہلے سے چھپا ہوا موجود ہے) تاکہ وہ اپنی جماعت کی عجز و سکوت سے واقف ہوں۔ اور اگر انھیں کچھ حوصلہ ہے تو تحریری مناظرہ شروع کریں پہلے رسالہ چشمۂ ہدایت کا جواب لکھکر یہاں بھیجیں اگر اُس کے جواب سے عاجز ہوں تو اس مختصر رسالہ کا جواب تحریر فرمائیں جسمیں مرزا صاحب کے نہایت پختہ الہامی اقرار نقل ہیں اور انکی محکم قسم سے اُن کا جھوٹا اور بدترین خلائق ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ خدا کا بڑا فضل ہے کہ اس وقت کے دجال کو اس نے علاوہ قرآن و حدیث کے خود اُسکے پختہ اقرار دں سے اُسکا جھوٹا اور ہر یزید سے بدتر ہونا دکھا دیا تاکہ کسیکو سمجھنے میں کوئی عذر نہ رہے اور کسی دوسری بحث کی حاجت نہ ہو۔

حسب امداد عالی ہمت تاجر ذیشان شیخ عبد العلی صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر

۱۹۱۵ء — ۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء

مطبع رحمانیہ مونگیر میں منشی سراج الدین مہتمم کے اہتمام سے چھپا

تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین

اس کے بعد یہ خیرخواہ تمام مرزائی گروہ کو کلکتہ سے قادیان اور حیدرآباد وافریقہ تک چیلنج دیتا ہے کہ میرے رسالہ کا جواب دیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریری جواب دیں یا تحریری تقریری کی صورت یہ ہے کہ کلکتہ میں قادیان میں، لکھنؤ میں، دہلی میں جلسہ عام کریں اور مجھے اطلاع دیں، میں اس جلسہ میں تن تنہا یا اپنی جماعت کے ہمراہ حاضر ہوں گا، اور اسی جلسہ میں ایک ایک قول حاضرین جماعت کو سناؤں گا، اور جواب طلب کروں گا، مگر کامل دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی کسی مقام کا جواب نہیں دیسکتا اور ہرگز نہیں دیسکتا اس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے، کہ ہادی مطلق نے نہایت روشن طریقے سے مخلوق پر ایک بڑے ہوشیار کذاب مفتری کے کذب کو انہی کے اقوال سے دکھا دیا، اور کامل طور سے حجت تمام کردی، برادران اسلام پورے طور سے متوجہ ہوکر میری دردمندی کو ملاحظہ کریں، ان دنوں کلکتہ میں ایک دشمن اسلام مرزائی محمدی آیا ہے اور اپنے ترلقمہ کو ہضم کرنیکے لئے علمائے اہل اسلام اور خصوصاً اُن مجدد وقت کو چیلنج دیتا ہے جنہوں نے پچاس ساٹھ رسالے مرزا کی کذابی کے بیان میں شائع کرکے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کردیا، اور عظیم الشان گمراہی سے بچایا، فیصلہ آسمانی کے تین حصوں کو مشتہر ہوئے برسیں ہوگئیں، اُس کے جواب دینے والی کو

ہزاروں روپیہ کا انعام دینے کیلئے کہا گیا مگر اسوقت تک قلم نہ اٹھا سکے دوسری شہادت آسمانی ہیں اُن کے آسمانی شہادت کو کیسا خاک میں ملایا ہے اور اُن کے جھوٹے فریب کھائے ہیں مگر کسی مرزائی کی مجال نہ ہوئی کہ سامنے آئی اور ہزار شد کی روپیہ لی ہی مٹا اور اسکا جواب دی عنقریب رسالہ چشمہ ہدایت چھپا ہے جس میں انکے اُنیس ۱۹ اقوال دکھائے گئے ہیں جن سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، یعنی اُن کے جھوٹے ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے، اُن کے اقوال اُن کے نہایت پختہ اقرار اُنھیں جھوٹا ثابت کرتے ہیں، مگر چونکہ مرزا صاحب کا وجود چودھویں صدی میں نمونہ قہر الٰہی تھا اس لئے اُس کا ایک اثر یہ بھی ہے کہ اس فتنہ کی طرف مسلمانوں کو کچھ توجہ نہیں ہے، احمدی جماعت کی عقل سلب کردی گئی ہے وہ اپنی اس خیرخواہی کو دیکھتی ہی نہیں اور دہکتی آگ میں گری پڑتی ہے اور دوسروں کو اپنے ہمراہ زبردستی گھسیٹتی ہے، انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم سے اتمام حجت کیلئے مرزا صاحب کو اُن کے نہایت پختہ اقراروں سے اُن کا مفتری اور جھوٹا ہونا ثابت کردیا، اور وہ اقرار جن کے سچے ہونے پر انھوں نے نہایت سخت قسم کھائی ہے اور یہ کہا ہے کہ اگر یہ میرا قول سچا نہ ہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں، اور انھیں الہام الٰہی کہا ہے، یعنی اُن اقراروں کو انھوں نے اُسی طرح الہام خداوند کہا ہے جس طرح اپنے مسیح و مہدی اور مجدد ہونے کے الہام کو کہا ہے، اِن دونوں الہاموں میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا، مگر مرزائی حضرات کچھ خیال نہیں کرتے اور اُن کے مہدی اور مسیح ہونے کے الہام کو سچا سمجھکر انھیں مہدی اور مسیح مان رہے ہیں اور اُسی قسم کے وہ الہامات جن سے وہ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اُن کی طرف کچھ خیال نہیں کرتے اور ایسے اقراری کذاب سے علٰحدہ نہیں ہوتے، اس قسم کے چند اقرار اُن کی صرف ایک کتاب انجام آتھم سے یہاں نقل کئے جاتے ہیں اور قدرت خدا کا جو دیکھا جاتا ہے کہ ایسا ہوشیار اور چالاک شخص اپنے ایک ... ہی

واقعہ کے بیان میں آٹھ نو اقرار ایسے کرے جن سے وہ خود جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہو یہانتک کہ اُس نے اپنے جھوٹے ہونے پر قسم کھائی ہو، وہ اقرارات ملاحظہ ہوں،

پہلا اقرار

(۱) میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو، (۲) اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی (یہ محاورہ غلط ہے ۱۲)، اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالےٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہو گئی، اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے، اور وقتوں میں تو کبھی استعارات (ملہ) کا بھی دخل ہو جاتا ہے (۳) جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اُسے روک نہیں سکتا" (انجام اتھم صہ ۳۱ مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان اسمیں سن طبع نہیں لکھا ہے (ملہ) اس کے ضمیمہ کے آخر میں لکھا ہے، ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ مرزا صاحب کا اقرار ہے اور ایسا اقرار ہے کہ اُس کی پختگی اور الہامی ہونے کو مرزا صاحب نے اسی ایک قول میں کئی جگہ بیان کیا ہے، جن پر میں نے خط کر کے ہندسہ لکھدیا ہے اور اس قرار کے آخری جملہ نے تو اس کا فیصلہ ہی کر دیا ہے کہ یہ وعدہ خداوندی ہے جس کا پورا ہونا کسی وجہ سے رُک نہیں سکتا، ضرور پورا ہوگا، یعنی احمد بیگ کا داماد ضرور میرے سامنے مرے گا، مرزا صاحب اس دعوے الہام اور پختگی اقرار سے اپنے آپ کو جھوٹا بنا رہے ہیں، اس کے بعد دنیا نے دیکھ لیا اور معلوم کر لیا کہ مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی، اور وہ نہایت حسرت و ذلت کی موت سے احمد بیگ کے داماد کو زندہ چھوڑ کر مر گئے، اور اس وقت انھیں مرے ہوئے دس برس سے زیادہ ہو گئے اور وہ بفضلہ تعالےٰ مع الخیر زندہ رہکر مرزا صاحب کی روح کو تڑپا رہا ہے، اب جماعت

ملہ یہ محض غلط اور مرزا صاحب کی ہتک ہے نبی کی شان اور معجزہ میں یہ امر گز نہیں ہو سکتا ۱۲

احمدیہ فرمائیے کہ جب آپ مرزا صاحب کے تمام الہاموں اور اُن کے اقوالوں کو سچا اعتقاد کر کے اُن پر ایمان لائے ہیں تو اس پختہ اور یقینی اقرار پر ایمان لا کر انھیں جھوٹا کیوں نہیں مانتے ، اور اس اقرار میں انھیں جھوٹا کیوں سمجھتے ہیں ؟ اگر آپ کے خیال میں نبی جھوٹ بولتا ہے یا کسی وقت وحی و الہام کے معنی نہیں سمجھتا تو پھر کسی صاحب عقل کے نزدیک نبی کی کوئی بات لائق اعتبار نہیں ہو سکتی اور نبوت بیکار ہو جاتی ہے ، ذرا اس میں غور کرو عقل کو ہاتھ سے نہ دو جب مرزا کا وہ قول جو اُس نے بار بار کہا ہو اور اس کو خدا کا الہام بتایا ہو ، اور اُسے اپنی صداقت کا معیار ٹھیرایا ہو ، اور عرصہ دراز تک وہ اپنے اس غلط دعوے کو مشتہر کرتا رہا ہو اور اللہ تعالےٰ اُس غلطی پر اُسے کسی وقت متنبہ نہ کرے اور دنیا کے روبرو اُسے جھوٹا اور رسوا کرے ، ایسا ہو سکتا ہے ؟ ہر گز نہیں ، اگر ایسا ہو تو خدا کی خدائی اور اُس کے رسول کی رسالت لائق اعتبار نہ رہے گی ، میں نہایت خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مخلوق پر اور بالخصوص مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ مرزا صاحب کے کذب کو دنیا پر روشن کر کے دکھا دیا ، اور کسی نافہم و جاہل کو بھی جائے دم زدن نہ رہی ، کیونکہ مرزا صاحب اسی لائق تھے ، وہ جھوٹ بولنے میں ایسے بیباک ہیں اور عوام کے فریب دینے کو ایسے جھوٹ بیباکانہ بولے ہیں کہ اہل علم اُن کے جھوٹ کو اچھی طرح معلوم کر سکتے ہیں ، چنانچہ اسی اقرار میں اور اس کے پہلے اور اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر کیا ہے اور اُس میں متعدد جھوٹ بولے ہیں ، اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی کو اپنی پیشینگوئی کے مثل کہا ہے ، حالانکہ محض غلط ہے ، حضرت یونسؑ نے کوئی پیشینگوئی ایسی نہیں کی جو پوری نہ ہوئی ہو ، اور وعید کی میعاد میں کسی وجہ سے تاخیر ہو جانا یا ٹل جانا اہل سنت کا عقیدہ بتانا اور اُسے اجماعی عقیدہ کہنا بالکل غلط اور محض جھوٹ ہے ، اور کسی آیت قرآن اور کسی حدیث صحیح سے اس کا ثبوت نہیں ہے ، اب جو اس کی صداقت کا مدعی ہو وہ مجمع کر کے ہمارے سامنے اس کی صداقت ثابت کرے

پھر دیکھیے کہ اس کا جھوٹ ہونا کس طرح ثابت کیا جاتا ہے
یہ ہمارا چیلنج ہے، اور اس جلسہ میں ہم اس کے لئے انعام بھی مقرر کر دیں گے
اقرار مذکورہ کے بعد علما کو خط لکھا ہے اور عربی اور فارسی کی قابلیت دکھائی ہے اور ۲۱
صفحوں پر اسی پیشین گوئی کا ذکر کیا ہے، اور علما کی شکایت کی ہے، کہ احمد بیگ کا داماد
پیشین گوئی کی میعاد میں نہیں مرا، وایں بر خلاف آں وعدہ تاکیدی ہست کہ در الہام بود
پھر اس کے جواب میں ایک طوفان بے تمیزی کا اٹھایا ہے، اور صفحہ ۲ پر پہونچ کر
اس کے مرنے کا جدید الہام بیان کیا ہے، پھر صفحہ ۲۱۶ میں تیسرا الہام اسی کے موت
کی بابت بڑے زور سے پیش کرتے ہیں اور اس کی تعریف عربی اور فارسی میں
اس طرح کرتے ہیں۔

عبارت فارسی	عبارت عربی
وایں الہام در ظہور مانند نور تجلی کرد، و ہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان برداشت وایں الہام برائے الہامات سابقہ بطور شرحے بود مبسوط و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح۔"	وتجلی ھذا الالھام کالنور فی الظھور۔ ورفع الحجب کلھا من السر المستور وکان ھذا شرحًا مبسوطًا للالھامات السابقة وتفصیلًا للکلم المجملة الکشفیة وبیانًا واضحًا للسامعین۔"

مرزا صاحب نے اپنے اس الہام کی ایسی واضح شرح کر دی جس سے بخوبی ظاہر ہو گیا
کہ جس طرح انھیں اپنے مجدد اور مسیح ہونے کا یقینی الہام ہوا تھا یہ الہام یقین اور وضوح
میں اس سے کم نہیں ہے۔ بلکہ الہام کی یہ شرح تو اس کی مقتضی ہے کہ مسیحی الہام سے
یہ الہام زیادہ واضح اور یقینی ہو کیونکہ اس الہام کی ایسی تعریف کہیں دیکھی نہیں گئی، اس کا
نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جب اس الہام سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا تو مسیحی

الہام بھی قابل اعتبار نہ رہا، خوب خیال رکھئے، یہ محکم اور مشرح الہام جس کا بیان ابھی کیا گیا عربی اور فارسی دونوں میں مرزا صاحب نے لکھا ہے مگر میں صرف اُن کی فارسی عبارت نقل کرتا ہوں

دوسرا اقرار

خدا تعالےٰ مرا در بارہ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ این مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند، پس من ایشانرا نشانے خواہم نمود، و برائے تو اینہمہ را کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زن احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیروں شدہ باز بتقریب نکاح تو بسوی قبیلہ رد کردہ خواہد شد، در کلمات خدا و وعدہ ہائے او ہیچکس تبدیل نتواند کرد، و خدائے تو ہر چہ خواہد آں امر بہر حالت شدنی ہست، ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند پس خدائے تعالےٰ بہ فسیکفیکہم اللہ سوئے ایں امر اشارہ کرد کہ او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوئے من واپس خواہد کرد، و اصل مقصود میرانیدن بود، تو میدانی کہ ملاک ایں امر میرانیدن ست و بس۔" (ص ۲۱۶-۲۱۷)

اس قول سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں (۱) اللہ تعالےٰ مرزا صاحب کے کنبے کے لوگوں کو نشان یعنی معجزہ دکھانے کا وعدہ کرتا ہے، (۲) احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح جو غیر کفو میں ہو گیا ہے اُس کا شوہر مرے گا، اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح کے ذریعہ سے اپنے قبیلہ میں آئے گی، یہ وعدہ الٰہی ہے، (۳) خدا کے وعدے بدل نہیں سکتے، (۴) اُس لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا خدا تعالےٰ کی اُن باتوں میں ہے جس کی نسبت مرزا صاحب یا اُن کا الہام یہ کہتا ہے، کہ بہر حالت

شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند۔ اس کا صاف وصریح مطلب یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ اور اُس کی مشیئت یہ ہوچکی ہے کہ اُس لڑکی کا شوہر مرے گا اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح میں آئے گی، اور نکاح میں آنا گیا معنی نکاح میں آچکی ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب اللہ تعالےٰ نے اُس کا نکاح آسمان پر کردیا ہے اسی وجہ سے اُس کا لقب منکوحہ آسمانی دنیا میں مشہور ہوگیا، اب خیال کیا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے اُس کے نکاح میں لانے کا نہایت پختہ وعدہ کیا، پھر اُس کے ظہور کی پختگی، کے لئے آسمان پر نکاح بھی خود پڑھا دیا، اس لئے اس کا ظاہر ہونا ہر حالت میں ضرور ہے، کسی وجہ سے ملتوی نہیں ہوسکتا، اس کو نہ کوئی شرط روک سکتی ہے، اور نہ کسی کا رونا دھونا اسے ملتوی کرسکتا ہے، مرزا صاحب کے اس قول نے حقیقۃ الوحی کے جواب کو محض غلط اور ردی کردیا، (مرزائی حضرات اس قول پر خوب نظر کریں، اور خدا سے ڈریں، اور خیال کریں کہ باایں ہمہ وہ عورت مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آئی)

(۵) خدا تعالےٰ کا اصل مقصود احمد بیگ کے داماد وغیرہ بالغیں نکاح کا مار ڈالنا ہے، یہ نہایت عظیم الشان بات ہے ناظرین اس پر خوب غور فرمائیں کہ یہاں مرزا صاحب نے تین وعدے الٰہی بیان کئے ہیں جن کا پورا ہونا وہ ضرور بیان کرتے ہیں جنھیں کوئی شے روک نہیں سکتی **ایک** یہ کہ اللہ تعالےٰ مرزا صاحب کے کہنے کے لوگوں کو معجزہ دکھائے گا **دوسرا** یہ کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا صاحب کے نکاح میں وہ لائے گا، **تیسرا** وعدہ یہ کہ احمد بیگ کا داماد وغیرہ کو مرزا صاحب کے روبرو مارے گا، اُس کا مرنا مرزا صاحب کے لئے وعدہ ہے اور اس کے لئے وعید ہی، اور تیسرے وعدہ کی نسبت کہتے ہیں کہ اصل مقصود خداوندی اس وعدہ کا پورا کرنا ہے یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں احمد بیگ کے داماد کو مارنا، اب دنیا نے دیکھ لیا کہ ان تین وعدوں میں سے کوئی وعدہ الٰہی پورا نہ ہوا، یہانتک کہ جس وعدہ کا پورا ہونا عین،

مقصود خداوندی بتایا تھا وہ بھی پورا نہ ہوا اس لئے اس قول سے خدا ے قدوس پر
دو عیب مرزا صاحب نے ایسے لگائے جس سے اُس کی خدائی درہم برہم ہوگئی کیونکہ
یہ وہ وعدے ہیں جو اُس نے نہایت پختگی سے بار بار مرزا صاحب سے کئے ہیں، اور
ایسے پختہ وعدوں کو اُس نے پورا نہ کیا، اس لئے اُس کے تمام وعدے جو شریعت
محمدیہ میں اُس نے کئے ہیں وہ سب بیکار ہوگئے، کوئی قابل وثوق نہیں رہا تیسرے
وعدے کے پورا ہونے سے وعدہ خلافی کے علاوہ اُس کا عاجز ہونا بھی ثابت ہوا،
کیونکہ مرزا صاحب کے قول کے بموجب وہ اپنے اصلی مقصود کو پورا نہ کرسکا، اور احمد بیگ
کے داماد کو نہ مار سکا، اور اپنے اور اپنے رسول کے قول کو جھوٹا اور دنیا کے نزدیک
غیر معتبر ٹھہرا دیا، اور پورے طور سے دہریوں کی تائید کی، اے مرزائیو! اس اعتراض
کا کوئی جواب ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، یہ پرانے اعتراض نہیں ہیں بلکہ نئے ہیں اور
اس طرح کے ہیں کہ اُن سے آپ کے پرانے جوابات بالکل ردی ہوگئے، اور آپ کے مرشد
اپنے اقرار سے یقیناً مفتری اور دہریوں کے ممد بلکہ پوشیدہ دہریہ ثابت ہوئے،

اس کے بعد صـ۲۲۲ تک وہ میعادی جھوٹی پیشین گوئی کے متعلق اپنی سلطان القلمی
دکھائی ہے اور خوب جھوٹی باتیں بنا کر یہ دکھایا ہے کہ وہ پیشین گوئی اس وجہ سے ملتوی
ہوگئی یعنی احمد بیگ کا داماد اُس وقت تک نہیں مرا، مگر اب صـ۲۲۳ میں اُس کے
مرنے کے لئے پھر پیشین گوئی کرتے ہیں، اور لکھتے ہیں،

تیسرا اقرار

اور بڑے زور و شور کا قسمیہ اقرار

جس سے قدرت خدا نظر آتی ہے کہ ایسے چالاک اور ہوشیار مدعی کو اُس کے نہایت
صاف اور مستحکم اور قسمیہ اقرار سے دنیا کو جھوٹا دکھا کر اپنی قدرت کا نمونہ معائنہ کرایا ہے

طالبین حق میں ملاحظہ کریں، یہاں میں اُن کی عربی عبارت نقل کر کے اُسکا مطلب لکھونگا

(اقرار)

مطلب	عربی عبارت
میں پھر تم سے کہتا ہوں کہ میں نے تم سے نہیں کہا کہ اس پیشینگوئی کی حالت ابھی پر ختم ہوگئی یعنی مذکورہ وجوہات سے احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور اب وہ ہمارے حیات میں نہ مریگا اور پیشینگوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہوگئی ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اصل بات بدستور اپنی حالت پر قائم ہے	ثم ما قلت لكم ان القضية على هذا القدر تمت والنتيجة الاخرة هي التي ظهرت وحقيقة النباء عليها ختمت بل الامر قائم على حاله

٭ ٭ ٭ ٭

یعنی وہ پیشین گوئی پوری ہوگی، اور احمد بیگ کا داماد مرے گا (یہانتک مدعا تمام ہوگیا)

اب اس پر کمال وثوق اور اعتبار کے لئے تاکیدی جملے تحریر کرتے ہیں،

اظہار کمال وثوق کیلئے تاکیدی جملے

مطلب	اُن کی عبارت عربی یہ ہے
(۱) کوئی شخص اسے کسی طرح ٹال نہیں سکتا (کیونکہ) (۲) خدا بزرگ کی طرف سے اس کا ہونا تقدیر مبرم ہے یعنی اس کا ظہور میں آنا علم الٰہی میں قرار پا چکا ہے وہ ٹل نہیں سکتا اور اس کا علم بعض وقت انبیا کو دیا جاتا ہے اسمیں اجتہادی غلطی نہیں ہوسکتی (۳) اور اس کے ظہور کا وقت عنقریب آنیوالا ہے (اسکے بعد اپنے بیاہ کے سچے ہونے پر قسم کھاتے ہیں) (۴) اُس خدائے بزرگ کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ سلم کو مبعوث فرمایا اور اُنھیں بہترین	(۱) ولا يرده احد باحتياله (۲) و القدر قدر مبرم من عند الرب العظيم (۳) وسياتي وقته بفضل الله الكريم (۴) فو الذي بعث لنا محمد ان المصطفى وجعله خير الرسل وخير الورى (۵) ان هذا حق فسوف ترى واني اجعل هذا النباء معيار الصدق

اوکذبنی وماقلت الا بعد ما

انبئت من ربی (صـ۲۲۳) یہ عبارت بعینہٖ نقل

کی گئی ہے جہاں اُنہوں نے اپنی کمال اعتماد و ظہور کیلئے بقلم جلی لکھا ہے اُسکی نقل بعینہٖ یہاں تک

مخلوقات بنایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اور پیشینگوئی کر رہا ہوں

اُس کا ظہور میں آنا حق ہے اُس کا ظہور تو عنقریب دیکھ لیگا : میں

(۵) اِس پیشینگوئی کو اپنے سچے اور جھوٹے ہونیکی معیار قرار دیتا ہوں

اگر یہ پیشین گوئی سچی ہو جاتی تو میں سچا ہوں، اور اگر جھوٹی نکلی تو میں جھوٹا ہوں" اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ وہی [illegible]

ناظرین اس پر خوب نظر کریں کہ احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی پیشینگوئی کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ بدستور قائم ہے اپنی وہ پوری ہوگی، اور وہ میری زندگی میں مرے گا اب اس کے وثوق اور اعتماد ظاہر کرنے کے لئے پانچ جملے مرزا صاحب نے لکھے ہیں جن پر میں نے ہندسہ دیدیا ہے، ان میں سب سے زیادہ تاکیدی جملہ وہ ہے جس میں مرزا صاحب نے اس خبر کے سچے ہونے پر قسم کھائی ہے، اور قسم بھی بڑے زور سے کی ہے جس میں انہوں نے اپنی ذہانت سے ایک لطیف اشارہ رکھا ہے وہ یہ کہ قسم کھانے والا اُس خدائے عالی ذات کا بندہ ہے جس نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عالی صفات کو پیغمبر بناکر بھیجا، اور اُسی عالی مرتبہ نبی کی امت میں ہے جس کا ارشاد ہے کہ مسلمان یعنی میرا امتی جھوٹ نہیں بولتا، پھر جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے، اس طرح قسم کھانے کی یہ وجہ ہے تاکہ اہل علم اس قسم پر کامل وثوق کریں، آخری جملہ میں ان کا یہ کہنا کہ میں نے وہی کہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے اپنی صداقت کے اظہار کی تاکید ہے، کیونکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ پیشینگوئی بغیر خدا کے خبر دئے کوئی نہیں کر سکتا، اور کسی کے مرنے کی خبر دینا پیشین گوئی ہے، اس لئے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ خدا سے خبر پاکر یہ پیشینگوئی کر رہے ہیں، مگر مرزا صاحب تو سلطان القلم ہیں اپنے اظہار صداقت کو انتہا مرتبہ تک پہنچانا چاہتے ہیں، کہ مخاطب کو دل میں کمال مرتبہ کا وثوق بیٹھ جائے، مگر یہاں خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی قابل ملاحظہ ہے کہ ان کی سلطان القلمی اور اظہار قابلیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دربار اسلام میں اپنے نہایت محکم بیان اور پختہ قسم سے جھوٹے ہوئے، اور اپنے مقرر کردہ

معیار سے کاذب اور مفتری ثابت ہوئے، الحمد للہ علےٰ احسانہ اُس نے اپنی بہت مخلوق پر رحم فرمایا کہ واقعی کذاب کے کذب کو اُسی کے قسمیہ اقرار سے دنیا پر آشکارہ کر کے ہر ایک پر اپنی حجت تمام کردی، جس کے مرنے کی نسبت اس قدر وثوق ظاہر کیا گیا اور بار بار مختلف عنوان سے اُسے بیان کر کے اس پر وثوق دلایا گیا، مگر اُن کے اس تمام اہتمام نے اُن کے کذب کو خوب روشن کردیا، وہ احمد بیگ کا داماد اس وقت تک زندہ موجود ہے، اور مرزا صاحب قبر میں سڑ گل گئے ہوں گے جس کا جی چاہے قبر کھول کر دیکھ لے،

اے حضرات مرزائیو، اس کا کچھ جواب ہو سکتا ہے؟ اے قادیانی اور لاہوری مرزائیو یہ تو بتاؤ کہ ۱۹۰۸ء میں احمد بیگ کا داماد مر کر بہشتی مقبرے میں دفن ہوا؟ یا مرزا صاحب آپ کے مرشد اپنے پیشین گوئی کو نہایت حسرت سے جھوٹی دیکھتے ہوئے لپٹتے دشمن کے روبرو دنیا سے گئے، اور اپنے مقرر کردہ معیار سے دنیا کی روبرو جھوٹے ثابت ہوئے، خدا کے لئے یہ بتادو، کہ اب تمہیں اُن کے جھوٹی ماننے میں کیا عذر ہے، اب تو اُن کے اقرار سے اُن کے تمام نشانات جھوٹے ہو گئے اُن کے تمام دعوے جھوٹے نکلے، جیسے امت محمدیہ کے اور جھوٹے مدعیوں کے،

کہو میاں حیدر آبادی جرنل مرچنٹ انھیں دعوؤں پر آپ کا چیلنج ہے، مدعی سست گواہ چست، ایجناب جب آپ کے مدعی جن کے دعوے آپ نے اپنے چیلنج میں نقل کئے ہیں خود اپنے اقراروں سے جھوٹے ہو رہے ہیں، اور اُن کی مقرر کردہ معیار اُنھیں کاذب کہہ رہی ہے تو آپ کو اُن دعوؤں کے جھوٹا ماننے اور مدعی کے کاذب یقین کرنے میں کیا عذر ہے بیان کیجئے، اور ہم سے اُس کا جواب لیجئے، کیا ممکن ہے کہ ہمارے بیّن شہادتوں کو آپ رد کر سکیں آسمان و زمین ٹل جائیں مگر یہ نہیں ہو سکتا جس طرح چاہئے اس کی تصدیق کر لیجئے کلکتہ کی مرزائی انجمن بھی ہم ہی کہتے ہیں،

انجام اتہم سے تو مرزا صاحب کی صداقت کا خاتمہ ہو لیا، اب اُس کا ضمیمہ ملاحظہ کیجئے، اُس کے صہ۱ میں اپنی صداقت کے ثبوت میں دو الہام لکھتے ہیں،

چوتھا اقرار

پہلا الہام - ایتہا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک یعنی اے عورت (عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہے) توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور دختر دختر پر یعنی اُس کی نواسی پر بلا نازل ہونے والی ہے، سو ایک بلا تو نازل ہو گئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا، اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جس کو خدا تعالےٰ نہیں چھوڑے گا، جب تک پورا نہ کرے، (ضمیمہ انجام اتہم صہ۱۴)

یہ چوتھا اقرار ہے اس میں بھی نہایت زور سے احمد بیگ کے داماد کے مرنے کی نسبت اپنا وثوق بیان کر رہے ہیں، اس پر خوب نظر رہے، اس الہام سے مرزا صاحب یہ ثابت کرتے ہیں کہ احمد بیگ کی خوشدامن یعنی ساس پر دو بلا آئینگی ایک اُس کی بیٹی پر یعنی اُس کا شوہر احمد بیگ مرے گا، دوسری بلا اُس کی نواسی پر یعنی اُس کا شوہر بھی مرے گا اور وہ بیوہ ہو گی، پہلی بلا کا ظہور تو ہو گیا یعنی احمد بیگ مر گیا، اب اُس کی نواسی کی بلا باقی ہے یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، مگر اسکے مرنے کے لئے کامل اعتماد بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اُس کے داماد کو بھی نہیں چھوڑے گا، اس وعید کو بھی ضرور پورا کرے گا، اس سے کامل طور سے ثابت ہو گیا کہ یہ پیشین گوئی شرطی تھی، یا غیر شرطی مگر یہ وعید ہر طرح پوری ہو گی، مگر اب تو آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہو گیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور مرزا صاحب اپنے الہام سے جھوٹے ثابت ہوئے، اور انھوں نے خدا تعالےٰ پر جھوٹ کا الزام لگایا

۞

پانچواں اقرار

دوسرا الہام ۔ دہلی میں شادی ہونے سے پہلے کا وہ یہ ہے،

بِکرٌ وَّ ثَیّبٌ ، یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی، اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے (ضمیمہ انجام اتہم صہ ۱۴)

(مرزا صاحب کو کیسے کیسے الہام ہوتے ہیں جیسے بقول مشہور بلی کو خواب میں چھیچھڑے نظر آتے ہیں، اور ایسے جملے القا ہوتے ہیں کہ بقول المعنی فی بطن الشاعر، سوائے مرزا صاحب کے کوئی اُنھیں سمجھ نہیں سکتا، اس الہام کو ملاحظہ کر لیجئے) یہ الہام اور اُسکا مطلب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں "جبکہ کرسی پر بیٹھکر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تھا، اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تھا، پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے، کہ یہ (الہام) خدا کا نشان تھا جس کا ایک حصہ اُس نے دیکھ لیا، (یعنی دہلی میں کنواری لڑکی سے شادی ہوگئی)

اور دوسرا حصہ جو ثَیّبٌ یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا" (صہ ۱۴ ضمیمہ انجام) یعنی احمد بیگ کی لڑکی بیوہ ہوگی، اُس کا داماد مرے گا، اور اُس کی بیوی ثیبہ سے میرا نکاح ہوگا، اور اس الہام کا دوسرا حصہ پورا ہوتے شیخ محمد حسین بٹالوی دیکھ لیگا، اب ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ پہلے حصہ کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوا مگر دوسرے حصہ کی نسبت تو آسمانی فیصلہ ہوگیا کہ اُس کا ظہور نہیں ہوا، اور دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کی بیٹی بیوہ نہیں ہوئی یعنی احمد بیگ کا داماد نہیں مرا، اور اُس کی بیوی ثیبہ جسے منکوحہ آسمانی کا خطاب ہوچکا تھا، یعنی مرزا صاحب کے بیان کے بموجب اللہ تعالیٰ نے اُس کا نکاح مرزا صاحب سے پڑھا دیا تھا، مگر وہ فرضی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کسی وقت نہ آئی، اور اس سے صرف مرزا صاحب ہی جھوٹے نہیں ہوئے، بلکہ

انھوں نے اپنے خدا پر سخت عیب لگایا، کہ اُسے آئندہ کی حالت معلوم نہ ہوئی اور ایک عبث فعل آسمان پر کر کے مرزا صاحب کو رسوا کیا، اس کے بعد بعض اور جھوٹے نشانات بیان کر کے ص۲۵ سے پھر احمد بیگ اور اُسکے داماد کی پیشینگوئی کا ذکر کرتے ہیں، و احمد بیگ کے داماد کی میعادی پیشین گوئی پورا نہ ہونے کی وجہ میں لکھتے ہیں، کہ احمد بیگ کے مرجانے سے چونکہ اُس کو بہت خوف اور غم ہوا، اور اُس نے توبہ کی اس لئے اُس کی موت میں تاخیر ہو گئی مگر اُس کا پورا ہونا ضرور ہے، (اس کو مرزائی حضرات خوب یاد رکھیں) پھر ص۵۳ میں مذکورہ پیشین گوئی کے ظہور پر کمال وثوق و اعتبار نہایت شائستہ اور مہذب الفاظ سے بیان، کرتے ہیں، اور اپنی تہذیب اور جمالی ظہور[1] کا معائنہ کراتے ہیں ملاحظہ ہو،

چھٹا اقرار اور نہایت معتمد قول،

(مرزا صاحب فرماتے ہیں)

بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی (یعنی احمد بیگ کا داماد مرجائے گا اور اُس کی بیوی میرے نکاح میں آجائے گی) تو کیا اُس دن آج احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائینگے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی، اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی، اور ذلت کے سیاہ داغ اُن کے منحوس چہرونکو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے" (ضمیمہ انجام اتھم ص۵۳ سطر ۹ سے ۱۲ تک

[1] مرزا محمود کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد وہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یعنی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرا جنم لیا ہے، مگر پہلا ظہور جلالی تھا، اور مرزائی جنم میں جمالی ہے، یعنی کسی قسم کی سختی نہیں ہے، مگر اُن کے اس قول کو دیکھا جائے کہ مسلمانوں کی سچی بات کہنے پر کس قدر سخت کلامی کرتے ہیں، اس سے زیادہ جلال تو اُن کے اختیار میں نہیں تھا ۱۲

سبحان اللہ کیا تہذیب اور شائستگی ہے انھیں کو حضرت رحمۃ للعالمین کا ظل اور دوسرا جنم اور جمالی ظہور کہا جاتا ہے، اور حضور کو جلالی مظہر، اب کوئی ان دل کے اندھوں سے دریافت کرے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین نے کیسی کیسی تکلیفیں دی ہیں مگر کسی وقت کسی قسم کے سخت الفاظ آپ نے لگائے ہیں، کوئی ثابت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، بلکہ اس نازک وقت میں جس وقت جان لینے کے واسطے مخالفین حملے کر رہے تھے اُس وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت کر یہ جانتے نہیں یہ ناواقفی سے میرے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں، اب مجھے یہ کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے جو صفات اپنے مخالفوں کیلئے تجویز کئے تھے وہ اُس وقت کے لئے کئے تھے جس وقت اُن کی دو پیشین گوئیاں پوری ہوجائینگی یعنی منکوحہ آسمانی اُن کے آغوش میں آجائے گی، اور اُس کا شوہر مر جائے گا جس کے لئے وہ قسمیہ اقرار کر چکے ہیں، مگر اب تو قدرت خدا نے آفتاب کی طرح روشن کر دیا کہ مرزا صاحب کی اِن دونوں مرادوں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی، اور دم واپسین تک اپنی نامرادی پر کف افسوس ملتے ہوئے جان دی، وائے بر ناکامی ایشان، اب کہنا یہ ہے کہ جب یہ دونوں پیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں تو اب انصاف سے فرمایا جائے کہ مرزا صاحب کے مذکورہ ارشادات کا مستحق خود جناب والا اور اُنکے موافقین ہوئے یا نہیں،؟ ضرور ہوئے، کیونکہ کلام خداوندی نے اُنھیں مستحق بتایا، ارشاد نبوی نے انھیں جھوٹا اور کذاب کہکر انھیں ان صفات کا مورد قرار دیا، پھر جب مدعی نبوت کی ایسی مستحکم پیشین گوئیاں جھوٹی ہوگئیں تو اس میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ سچائی کی تلوار نے اُس مدعی کو اور اُس کے ماننے والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اس میں کسی کو کیا تامل ہو سکتا ہے جسے خدا اور رسول نے جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہو، اُسکی صورت مسخ ہونے میں کس کو تامل ہو سکتا ہے مفتری کی سزا موت کے وقت سے شروع ہوتی ہے اِس لئے اُن کی قبر کو کھول کر اُنکی صورت کو دیکھا جائے اور صورت کے مسخ ہوجانیکا معائنہ

کیا جائے جس نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے چالیس کروڑ امت محمدیہ پر کفر کا فتویٰ
دیدیا ہو اور کسی کافر کو سچا مسلمان نہ بنایا ہو اُس کے جھوٹے ہونے میں کسی کو تامل ہو سکتا ہے؟
ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، یہ ظلم و ستم اُس مدعی تک محدود نہیں رہا، بلکہ اُس کے ایک
خلیفہ گذرے، اب دوسرے خلیفہ کی باری ہے مگر اُن کا تمام زور و شور مسلمانوں کے
تباہ کرنے پر ہے، کسی کافر پر ہاتھ صاف نہیں کیا جاتا، ہندوستان میں کثرت سے ہنود،
آریہ، عیسائی وغیرہ ہیں، اُن کا کوئی خلیفہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے اتنے ہندو اور عیسائیوں کو
احمدی بنایا؟ ہرگز نہیں، جناب رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی نے اسلام
کو کس قدر ترقی دی تھی، ذرا تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ کسقدر یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار کو مسلمان بنایا تھا

قول مذکور کے بعد آخر ص۵۳ اور ص۵۴ میں لکھتے ہیں "خدا کے الہام میں جو توفی توفی

ان البلاء علیٰ عقبک ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا اس میں صریح شرط توبہ کی موجود تھی، اور

الہام کذبوا بآیتنا اس شرط کی طرف ایما کر رہا تھا، پس جبکہ بغیر کسی شرط کے یونس کے

قوم کا عذاب ٹل گیا تو شرطی پیشگوئی میں ایسے خوف کے وقت کیوں تاخیر ظہور میں نہ
آتی"۔ اس عبارت سے نہایت روشن ہو گیا کہ پیشین گوئی کے شرطی ہونے کا یہ نتیجہ ہوا کہ
اُس کے ظہور میں تاخیر ہو گئی، یعنی احمد بیگ کا داماد ڈھائی برس کے اندر نہ مرا، اس کے دو سطر
بعد نہایت زور سے یہ کہتے ہیں کہ انجام کار اس پیشگوئی کا ظہور ضرور ہو گا، اس کا شرطی ہونا
اُس کے ظہور کو روک نہیں سکتا، وہ قول ملاحظہ ہو، بقلم جلی لکھتے ہیں،

ساتواں اقرار

اور

نہایت فیصلہ کن مقولہ

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی احمد بیگ کا داماد

نہ مرا (۱) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا، اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں

یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں، یقیناً سمجھو کہ (۲) یہ خدا کا سچا وعدہ ہے (۳) وہی

خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں، (۴) وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی

روک نہیں سکتا۔ (صفحہ سطر ۶ سے ۸ تک)

اِس قول کو اچھی طرح دیکھا جائے کہ اِس پیشینگوئی کے باوجود شرطی ہونے کے کس زور سے اُس کے پورا ہونے اور داماد احمد بیگ کے اپنے سامنے مرنے پر کس قدر وثوق ظاہر کرتے ہیں اور ایک طریقے سے نہیں چار طریقوں سے اُس کے ظہور پر وثوق بیان کیا ہے پہلے یہ کہا کہ اگر احمد بیگ کے داماد کے متعلق پیشین گوئی پوری نہ ہو یعنی وہ میری سامنے نہ مرے تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا، یعنی بدترین خلائق ہوں گا، مجھ سے بدتر دنیا میں کوئی انسان نہ ہو گا، اب خوب خیال کیا جائے کہ اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہو تو مرزا صاحب اپنے اِس اقرار سے بالیقین اِس قول کے مصداق ٹھہریں گے، کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ اُن کے قول کے بموجب انھیں ہر بد سے بدتر نہ کہا جائے کیونکہ جب دنیا نے دیکھ لیا کہ احمد بیگ کا داماد نہیں مرا اور اسوقت گیارہ برس ہوئے مرزا صاحب کو قبر میں عذاب سہتے ہوئے اور وہ ابتک زندہ ہے، یہانتک کہ پہلے خلیفہ کو بھی قبر میں ڈال کر دوسرے خلیفہ کی تاک میں ہے، اب مرزا محمود صاحب اپنے باپ کے آغوش میں جائیں یا نجائیں مرزا صاحب کی حالت معلوم ہو گئی

دوسرے یہ کہ اُس کے مرنے کو یقینی خدائی وعدہ کہتے ہیں، پھر یہ معمولی وعدہ نہیں ہے جو مرزا صاحب کے نزدیک کبھی جھوٹا بھی ہو جاتا ہے اور یعد ولا یوفی کا مصداق ہو نا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے مرزا صاحب کے لئے وہ ضرور پورا ہو گا،

تیسرے یہ کہ اُسے خدا کا وعدہ بیان کر کے اُس کی یہ صفت بیان کرتے ہیں کہ اُس کی باتیں نہیں ٹلتیں، جو وہ کہتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے، سچ ہے مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ اُس کا ارشاد ہے، یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میری کوئی بات نہیں بدلتی

جو کہا گیا وہ ضرور پورا ہونا،،،، اب چونکہ اُس نے داماد احمد بیگ کی موت کا وعدہ کیا ہے وہ ٹل نہیں سکتا، میری زندگی میں وہ ضرور مرے گا، چوتھے یہ کہ یہ وعدہ اُس پروردگار کا ہے جو صاحب جلال ہے کسی وقت اپنے مخالفوں اور منکرین پر عظمت وجلال کی شان ظاہر کرتا ہے، کس کی مجال ہے کہ اُس ذوالجلال کے ارادوں کو روک سکے، احمد بیگ اور اُس کا داماد مخالف اور منکر رہا اس لئے وہ رب ذوالجلال کی اپنے جلال کے اظہار کا ارادہ کرچکا ہے اُس ارادے کو کوئی روک نہیں سکتا، اب وہ ایمان لا ہی نہیں سکتا اور کوئی بات ایسی نہیں ہو سکتی جس کی وجہ سے یہ پیشین گوئی پوری نہو اگر ایسا ہو تو خدا کا عالم الغیب نہونا، جھوٹا وعدہ کرنا، سچا وعدہ کہکر پھر اُسے پورا نکرنا اور بدل جانا، غرضکہ خدائی درہم برہم ہوجائے اگر یہ پیشین گوئی پوری نہو

حضرات ناظرین مرزا صاحب کے اس قول کو ملاحظہ کریں کہ کس شان سے داماد احمد بیگ کے مرنے کو اپنی زندگی میں بیان کر رہے ہیں، اور وعدہ خداوندی کہکر اُسے یقینی الہام بتا رہے ہیں، مگر غضب یہ ہے کہ باایں‌ہمہ یہ سب جھوٹ کا طومار نکلا، اور احمد بیگ کا داماد اُن کی زندگی میں اُن کے سینہ پر مونگ دلتا رہا، اور انھیں مرے ہوئے برسیں گذر گئیں اور وہ زندہ موجود رہکر اُنکی روح کو تڑپا رہا ہے اے مرزائی حضرات اب انھیں بدترین خلائق ماننے میں تمہیں کیا عذر ہے، کچھ تو کہو، اے حق کے دشمنوں اس قول نے تو اُن کے سارے دعوؤں کو جھوٹا ثابت کرکے اُنھیں[۵] ہر بد سے بدتر ثابت کردیا، وہ کون دعویٰ ہے جس پر اُنھوں نے اس سے زیادہ

---

[۵] اب میں میاں اللہ دین جنرل مرچنٹ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ کے رسالہ میں جو چیلنج دیا گیا ہے وہ کسی ناواقف نے آپ کو دھوکا دیا ہے، درحقیقت وہ منافق معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب کا یہ قول اُس کے پیش نظر ہے، وہ جان چکا ہے کہ مرزا صاحب اپنے اقرار سے بدترین روزگار ثابت ہو چکے ہیں اور اُن کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو لئے ہیں، اب اگر کوئی دوسرا مدعی ایسا نکلے جیسے مرزا صاحب ہیں اور اُس نے انھیں کے مثل جھوٹے دعوے

اپنا وثوق ظاہر کیا ہو، اور بالفرض اگر کیا بھی ہو تو جب اس قدر موکد اور مکرر اقرار جھوٹا ہو گیا اور اپنے مکرر اقراروں سے وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو اب کسی اہل حق، صاحب عقل کے نزدیک کسی طرح وہ سچے نہیں ہو سکتے، اب اگر کوئی بے ایمان اُن کی مجبوری اور معذوری بیان کر کے خدا پر جھوٹ بولنے اور فریب دینے کا اقرار کرے تو اُس نے خدائی بلٹ دی، دہریہ ہو گیا، جب اُس کا خدا ان صفات کا ہے تو اُس کے رسول کیا چیز ہوں گے، وہ جھوٹوں اور فریبیوں کے رسول ہوں گے، اور انھیں جھوٹ کی تعلیم دیں گے، اور اپنے ہمراہ جہنم میں انھیں لے جائیں گے، کلکتہ کے مرزائی انھیں بدترین خلائق کے ماننے پر ترقی کا مدار بتاتے ہیں، کیسا فریب لگا رہا ہے، خیال کیا جائے کہ جس نے دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر ٹھیرا کر دنیا کو اسلام سے گویا خالی کر دیا ہو، اور گروہ کفار میں کروڑوں کی ترقی دیدی ہو، اُس سے اسلام کو ترقی ہو سکتی ہے؟ جو اپنے اقرار سے ہر بد سے بدتر بالیقین ثابت ہو گیا ہو، اُسے ترقی اور نجات کا سبب بتانا اپنے کو مسلوب العقل ثابت کرنا یا دنیا کو علانیہ فریب دینا ہے، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے بموجب بدترین خلائق شخص تھا، مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہمارے گروہ کو بہت کچھ ترقی ہو رہی ہے، جھوٹی تعلی کے علاوہ یہ اُن کے فخر کی بات نہیں ہے، آریوں کو بہت زیادہ ترقی ہو رہی ہے، ہزاروں مسلمان آریہ ہو گئے، کئی مولوی آریہ ہو گئے، ضلع فرخ آباد میں وہ تبلیغ کرتے ہیں، پادریوں کے دس سالہ رپورٹ دیکھو، ہزاروں کیا لاکھوں کی تعداد ہر دس برس میں عیسائی ہو جاتے ہیں، یہ کوشش وسعی اور روپیہ صرف کرنے کا نتیجہ ہے، گروہ بابی نے تو یورپ اور امریکہ میں ترقی کی ہے اور کثرت سے انگریز اور بڑی بڑی میمیں بابی ہو گئی ہیں، غرضکہ نصاریٰ کو انھوں نے اپنے طور کا مسلمان

(بقیہ ص۱۹) کئے ہوں تو مرزا صاحب اپنے اس قول میں جھوٹے ہو جائیں گے، اور ہر بد سے بدتر رہیں گے بلکہ اُس کے مثل ایک دوسرا جھوٹا بھی نکل آئے گا، اس لئے آپ کو ایسے جھوٹے کی پیروی پر قائم رکھنے کے لئے آپ کے نام سے چیلنج دلایا ہے، اُس کا جواب بھی دیا گیا ہے، اگر آپ جرأت کر کے چھپوائیں تو بھیجدیا جائے ۱۲

بنایا ہے، مرزا نے اور اُن کے گروہ نے تو کسی جماعت کفار کو اپنا سا مسلمان بھی نہیں بنایا مسلمانوں کو ہی کافر بنایا اور بناتے ہیں، غرضکہ ہر طرف سے کفر کی ترقی ہے مسلمانوں کو دین کا خیال نہیں دین کی تائید اور گمراہی کے مٹانے کو جھگڑا سمجھتے ہیں کسی طرح مدد کرنا نہیں چاہتے، اس کی وجہ یہی ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اشرار ناس پر قیامت آئیگی، یعنی جب تمام دنیا میں شر و فساد اور کفر و کفریات پھیل جائے گا اُس وقت قیامت آئے گی، مرزائیوں کو دیکھنا چاہیے کہ کس کس طرح سے انھیں گفتگو میں عاجز کیا گیا ہے، لاجواب رسالے مرزا کے دجل و فریب میں لکھکر شائع کیے گئے، اُن کے پاس بھجوائے گئے جواب سے عاجز ہیں، مگر دلوں پر تو اُن کے مہر ہوگئی ہے ایمان کیسے لائیں، کلکتہ میں مولوی یحییٰ صاحب زبانی گفتگو کہتے ہیں مگر کسی طرح سامنے نہیں آتے، تحریری گفتگو چاہتے ہیں، مقصود ٹالنا ہے، تحریر میں گنجایش ہے کہ جو جی میں آیا لکھدیا، باتیں بنادیں، سامنے تو بے موقع بولنے پر روک ٹوک ہوگی، سننے والے بھی کچھ کہیں گے، تحریر میں مختار ہیں جو چاہا لکھدیا مگر یہاں سے تو چھپے ہوئے رسالے بھیجے گئے ہیں اور چیلنج دئے ہیں مگر جواب کے لئے حواس ندارد ہیں، چشمۂ ہدایت پہلے بھیجا گیا ہے اور یہ چیلنج اب بھیجا جاتا ہے دیکھیں کون مرزائی سامنے آتا ہے مگر نہایت ظاہر ہے اور یقینی بات ہے کہ جو مدعی اپنے اقرار سے جھوٹا اور مفتری قرار پاچکا ہو اور اُسکی زبان قلم نے انھیں بد سے بدتر ٹھہرا دیا ہو اُسکے پیروؤں کی کیا مجال ہے کہ اہل حق کے سامنے آئیں، اور تقریری یا تحریری گفتگو کریں اور الحق یعلو ولا یعلی کا تماشہ دیکھیں

بھاگلپوری مولوی کو چیلنج

اس سے پیشتر خاص بھاگلپور میں مولوی عبد الماجد صاحب کو اُنکے گھر پر جلسہ عام میں عاجز کیا گیا، اسکے علاوہ خاص و عام متعدد چیلنج مناظرہ کے دئے گئے جن کا معائنہ کلکتہ کی انجمن کو بھی کرایا گیا، مگر مولوی صاحب اور تمام مرزائی جواب سے عاجز ہیں عنقریب رسالہ چشمۂ ہدایت میں مرزا صاحب کا اقرار دیکر انکا جھوٹا ہونا اظہر من الشمس کر کے چیلنج دیا ہے اور قادیان بھیجا گیا ہے اب چیلنج بھاگلپوری اور قادیانی مرزا محمود اور اُنکے مخصوص حضرات کو دیا جاتا ہے وہ کہیں ہوں اسکا جواب دیں کہ مرزا صاحب کے قول کے موجب انھیں بد سے بدتر کیوں نہ مانا جائے، واللہ ہو الہادی لمن یشاء الی صراط المستقیم

عام اطلاع

معززین کلکتہ کو اس کی اطلاع نہ ہوگی کہ اس وقت میں اسلام کے لئے مرزائی فتنہ نہایت خطرناک ہے، مرزا غلام احمد قادیانی جو ان کا مرشد اور گمراہ کرنے والا ہے وہ درحقیقت ایک ملحد دہریہ شخص تھا، مگر نہایت ہوشیار اور چالاک تھا، چاہتا یہ تھا کہ ساری دنیا مجھے مانے اسی لئے انھوں نے دعویٰ کیا کہ میں اسوقت کا مجدد، امام، مسیح موعود، امام مہدی، نبی رسول ہوں مسلمانوں اور یہود و عیسائیوں کے لئے اور ہندؤں کے لئے کرشن ہوں، اور مسلمانوں کے لئے صرف دعویٰ نبوت ہی نہیں ہے بلکہ افضل الانبیاء ہونے کا دعوے ہے، اور تمام انبیائے کرام کی مذمت و توہین کی ہے، اور ایک بڑا راز یہ ہے کہ حضرت مسیح کی نہایت ہی توہین کی ہے، باوجودیکہ اُن کے ماننے والے انھیں خدائی میں شریک کرنے والے دنیا کے بادشاہ ہیں، مگر مرزا صاحب سے کسی پادری نے کچھ گرفت نہیں کی، آخر میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہدیا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے خدائی اختیارات دیدئے ہیں، البتہ دعویٰ خدائی میں کچھ دیر تھی غالباً مریدوں کا امتحان لے رہے تھے، کہ انھیں اس دعوے کے قبول کرنے میں کوئی عذر تو نہ ہوگا، اسی حالت میں بری حالت سے اُن کا انتقال ہوگیا، خدائے قدوس پر بھی انھوں نے ناشائستہ طور سے الزام لگائے ہیں کسی وقت وہ بھی دکھائے جائیں گے، یہ سب باتیں اُن کے دہریہ ہونیکو ثابت کرتے ہیں، مگر چونکہ اُن کے دعویٰ کو بجز مسلمانوں کے کسی گروہ یہودی یا عیسائی یا ہنود نے نہیں مانا، یہ بدنصیبی مسلمانوں ہی کے حصہ میں تھی اسلئے مرزا صاحب نے مسلمان ہونیکا دعوے کیا کہ یہ گروہ قابو میں ہے، پہلے انکا بہت شور و غل تھا،

اور ہر جگہ مناظرہ کے اشتہارات دیتے تھے، شہر مونگیر و بھاگلپور میں بہت زور تھا اور بہت مسلمان
ان کے فریب میں آنیوالے تھے، حضرت مولٰنا سید ابو احمد صاحب عم فیضہم خاموش تھے ان کی حالت
سے واقفیت نہیں رکھتے تھے، بہت مسلمانوں نے آکر دریافت کیا، آپنے اُن کی کتابیں دیکھکر
مرزا صاحب کی حالت معلوم کی اور ان کی گمراہی سے واقف ہوکر متوجہ ہوئے اور پہلی مناظرہ
کرایا، اور قادیان کے مخصوص انتخاص مناظرہ کے لئے آئے خدا کا شکر ہے کہ قادیانیوں کو
اس مناظرہ میں ایسی شکست اور ذلت ہوئی کہ کہیں نہیں ہوئی، اور عام جلسہ میں بعض قادیانی
بول اُٹھے کہ ایسی شکست ہمیں کہیں نہیں ہوئی تھی جیسی یہاں ہوئی، اس کی کیفیت چھپکر مشتہر
ہوچکی ہے و سکریٹری انجمن کلکتہ کو بھیجی گئی ہے اس کے بعد سے اس گروہ نے تقریری مناظرہ سے
انکار کیا ہے اُس وقت تک حکم مقرر کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے مگر جس وقت سے
فاتح قادیان مولوی ثناء اللہ صاحب کا مناظرہ قاسم علی مرزائی سے ہوا، اور اس جلسہ
میں ایک معزز غیر مذہب حکم مقرر ہوئے تھے اور تین سو۳۰۰ روپیہ انعام کا غالب فریق کے لئے
قرار پایا تھا، مولوی صاحب غالب ہوئے اور فاتح قادیان کا لقب پایا اور حکم کی منصفانہ
رائے سے وہ روپیہ مولوی صاحب کو ملا اور مرزائی نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے
مصداق ہوئے اُس وقت سے مرزائی حضرات کو حکم کے نام سے لرزہ آتا ہے، حالانکہ تمام
دنیا اسکی شہادت دیسکتی ہے کہ فیصلہ کے لئے حاکم، یا حکم کا ہونا ضرور ہے مگر الحمد للہ مرزا
صاحب کے کاذب ہونے کے ثبوت میں ہمیں کسی حکم کی بھی ضرورت نہیں ہے، حاکم حقیقی نے
خود مرزا کی زبان سے اُن کے قلم سے اس کا فیصلہ نہایت کامل طور سے کرا دیا، اور دیکھنے
والوں نے دیکھ لیا اور جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھیں گے اور جن کے کان ہیں وہ دوسروں سے
سُن لینگے کہ مرزا صاحب اپنے متعدد اقراروں سے اپنی پختہ قسم سے جھوٹے ثابت ہوئے، یہ بھی
معلوم کر لیجئے کہ صرف زبانی اور جسمانی اقرار نہیں ہے بلکہ روحانی اور الہامی اقرارات ہیں ان
اقراروں کا مجموعہ پہلے چھپ کر مشتہر ہوچکا ہے جس کا نام چشمۂ ہدایت ہے اور خانقاہ رحمانیہ

مونگیر سے پہلے قادیان بھیجا گیا ہے اُس کے بعد کلکتہ کے مرزائیوں نے جب پتا چیلنج بھیجا ہے اُس کے بعد انتقاء متعدد چیلنج اور رسائل بچاس کی تعداد میں بھیجے گئے ہیں، اُن میں رسالہ خشیمہ ہدایت بھی بھیجا گیا ہی اُس پر کچھ لکھکر اس چیلنج میں اُنکے چند اقرار ہیں، اب حضرات مرزائیوں کو بڑا صدمہ یہ ہوگا کہ مرزا صاحب نے

صرف اپنے جھوٹے ہی ہونے پر کفایت نہیں کی بلکہ نہایت زور سے اپنے کامل وثوق والہام سے

بدترین خلائق ہونیکا اقرار کیا ہی اور اپنے تمام ماننے والونکو عاجز ولاجواب کر دیا ہی، اب کسی کو جائے دم زدن نہیں رہی، کلکتہ کے مرزائیوں کو چاہیے کہ مرزا محمود کو مع اُن کے تمام اسٹاف کے بلائیں بلکہ دنیا بھر کے مرزائیوں کو جمع کر کے واویلا کریں اور مرزا صاحب کی قبر پر جا کر روئیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر ایسے بدترین خلائق سے علحدہ نہ ہوئے تو یقین کرلیں اور ہم سے اسٹام پر لکھوالیں کہ قیامت تک اُن کی روح روئیگی اور پھر ہمیشہ کیلئے بدترین خلائق کے ہمراہ رہینگی، اس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی اگر کچھ حوصلہ ہی تو اس چیلنج کا جواب دیجئے مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں دیسکتے اور ہرگز نہیں دیسکتے اور اس کو بھی خوب سمجھ لیں کہ النبوۃ فی الاسلام اور حق الیقین اور دیگر مہملات سے اسکا جواب نہیں ہوسکتا نبوت ختم ہوئی یا نہیں ہوئی مگر مرزا اس لائق نہیں کہ وہ نبی ہوسکے اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو سامنے آؤ، مجمع عام میں اسکا فیصلہ کر تو چاہیں تعلیم یافتہ

مرزا صاحب کی توہین انبیاء کا نمونہ

مرزا صاحب نے انبیاء کرام کی توہین اور علماء امت محمدیہ کی مذمت نہایت بے تہذیبی سے کی ہے، جس نے انجام آتھم اور اُس کا ضمیمہ دیکھا ہے اُسے اس کا پورا یقین ہوگا میں بطور نمونہ حضرت مسیح کی توہین کے کچھ جملے نقل کرتا ہوں، ناظرین ملاحظہ کریں،

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ کے حاشیہ کے ۱۶ سطر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھتے ہیں، "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا" (اس میں صریح آیت قرآن سے انکار ہے،) اور صفحہ ۷ کے حاشیہ، آخیر میں لکھتے ہیں "آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا، اور اُسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اُس تالاب کا ہے، اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا"

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی، آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے،" صفحہ ۷ کی عبارت یہاں تک ختم ہوتی ہے، اس جملے میں حضرت مسیح پر غضب کا حملہ ہے،

اس توہین کی تفصیل رسالہ آئینہ کمالات مرزا کے صفحہ ۲۱ سے صفحہ ۳۲ تک لائق ملاحظہ ہے کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے ایک عظیم المرتبت نبی کی ایسی توہین نہیں ہوسکتی، اس اعتراض سے بچنے کے لئے صفحہ ۹ میں مرزا صاحب نے ایک فریب دیا ہے اس کا جواب رسالہ مذکور کے صفحہ ۳۰ میں دیکھنا چاہیے،

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

محمد اسحٰق، افسر مدارس
ضلع مونگیر،